فتوحاتِ مکیّہ

شیخِ اکبر محی الدّین ابنِ عربی قدسّ سرّہ

اردو ترجمہ و تقدیم

پیر سیّد محمد فاروق القادری

حقائق ومعارفِ الٰہیہ اور علوم واسرارِ ربّانیہ کی شہرۂ آفاق کتاب

فتوحاتِ مکیّہ

شیخِ اکبر محی الدّین ابنِ عربی قدس سرہ

اردو ترجمہ و تقدیم

پیر سیّد محمد فاروق القادری

دارالعلم والمعرفۃ

خانقاہ قادریہ شاہ آباد شریف، گڑھی اختیار خان

ضلع رحیم یار خان

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	فتوحاتِ مکیہ
ترجمہ	پیر سید محمد فاروق القادری
کمپوزنگ وتزئین	رئیس نذیر احمد
سال اشاعت	۲۰۰۴ء
قیمت	۲۷۵ روپے

﴿ باہتمام ﴾

دار العلم والمعرفۃ

خانقاہ قادریہ گڑھی اختیار خاں

ضلع رحیم یار خاں

فون: ۶۸۴۲۴۵[۰۷۰۷]

﴿ شائع کنندہ ﴾

گنج ویلفیئر ٹرسٹ

مرکزی دفتر: خانقاہِ قادریہ

گڑھی اختیار خاں، خان پور

ذیلی دفاتر: ۱ عائشہ لاج-۲۲-۱ے ممتاز سٹریٹ

حبیب اللہ روڈ، گڑھی شاہو لاہور

۲ C-۱۶-مین روڈ۔ سیٹلائٹ ٹاؤن

خان پور۔ ضلع رحیم یار خاں

نمبر شمار	تفصیل	صفحہ نمبر
	الجز الرابع پ۴	۲۴۶
۸۴	طوافِ کعبہ میں فرشتے سے ملاقات	۲۴۹
۸۵	بیتِ الٰہی کے منتظر کا مشاہدہ	۲۶۰
۸۶	برافگن پردہ تا معلوم گردد	۲۶۰
۸۷	یارِاں دیگرے را می پرستند	۲۶۱
۸۸	اپنوں سے کیا پردہ	۲۶۱
۸۹	کعبۂ وجود کے راز	۲۶۱
۹۰	کعبہ کے گرد سات پھیرے بمنزلہ ذات اور صفات الٰہیہ ہیں	۲۶۳
۹۱	دل جلوہ گاہ جلیل اکبر است	۲۶۷
۹۲	تیرا پتہ نہ پائیں تو لاچار کیا کریں	۲۶۸
۹۳	ناز و نیاز	۲۶۹
۹۴	حیراں ہوں کہ آنکھیں بچھاؤں کہاں کہاں	۲۷۰
	باب دوم	۲۷۳
۹۵	حروف' ان کے مراتب' افلاک اور طبائع	۲۷۵
۹۶	رب و عبد اور ان کے درمیان حقائق	۲۸۲۱
۹۷	نوعِ انسانی ازلی ہے یا غیر ازلی	۲۸۴
۹۸	حضرتِ الٰہیہ اور حضرتِ بشریہ	۲۸۶
۹۹	سات افلاک اور ان کے برزخ	۲۸۷

میں کہتا ہوں پھر میں نے اس سے اپنے دل کا رخ پھیر لیا اور دل کی گہرائیوں سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہو گیا تو اس نے مجھے فرمایا تم نے اپنے باپ کا بدلہ لے لیا ہے تجھ پر میری برکت نازل ہو چکی ہے تم نے جس کی تعریف و توصیف کی اور جس کے سامنے تم نے خیر اور بھلائی پیش کی ہے اُس کے مقام و مرتبے کے بارے میں سنو۔ نیز ملائکہ مقربین کے مقامات و منازل کے درمیان اپنے مقام و منزل سے بھی آ گاہی حاصل کرو، تم پر اور ان سب پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔ لو سنو!

دل جلوہ گاہِ جلیل اکبر است:

میرا یہ کعبہ وجود کا دل اور میرا عرش ہے اس دل کا جسم محدود ہے ان دونوں میں کسی ایک میں بھی میری گنجائش نہیں ہو سکتی اور نہ ان دونوں کے بارے میں جو خبر دی گئی ہے اس میں میری ذات کی کوئی خبر ہے اور میرا وہ گھر جس میں میں سما سکتا ہوں وہ تمہارا دل مقصود ہے جو تمہارے ظاہری جسم میں ودیعت کیا گیا ہے اور تمہارے دلوں کا طواف کرنے والے اسرار ہیں اور وہ بمنزلہ تمہارے جسموں کے ہیں جس وقت تمہارے اجسام ان پتھروں کا طواف کرتے ہیں۔

ہمارے عرش محیط کا طواف کرنے والے تمہارے اُن طواف کرنے والوں کی مانند ہیں جو عالم تخطیط میں طواف کرتے ہیں پس رتبے اور درجے میں جو کمتر نسبت تمہارے جسم کو قلب بسیط سے ہے بالکل وہی نسبت کعبے کو عرش محیط کے ساتھ ہے۔

پس کعبہ کا طواف کرنے والے تمہارے دل کا طواف کرنے والوں کی

طرح ہیں کیونکہ قلبیت میں دونوں مشترک ہیں اور تمہارے جسموں کے ساتھ طواف کرنے والے عرش کا طواف کرنے والوں کی طرح ہیں کیونکہ احاطہ کرنے والی صفت میں دونوں مشترک ہیں۔

چنانچہ جس طرح دل کا طواف کرنے والوں کے اسرار کا عالم جس میں میری گنجائش ہوتی ہے قدر و منزلت میں بڑھا ہوا اور اعلیٰ ہے ایسے ہی تم بزرگی اور سیادت کی صفت میں عرش محیط کا طواف کرنے والوں سے اعلیٰ و افضل ہو تم وجود عالم کے قلب کا طواف کرنے والے ہو اس لیے تم بمنزلہ اسرارِ علماء ہو اور وہ (ملائکہ) جسم عالم کا طواف کرنے والے ہیں پس وہ پانی اور ہوا کی مانند ہیں تم سب مرتبہ میں برابر کیسے ہو سکتے ہو میری گنجائش تمہارے سوا اور کہاں ہو سکتی ہے اسی لیے میں صورت کمال کے اعتبار سے تمہاری حقیقت کے علاوہ اور کہیں جلوہ گر ہی نہیں ہوا۔

لہٰذا تمہیں جو فضیلت اور بلند مرتبہ بخشا گیا ہے اس کی قدر پہچانو۔ اس کے بعد واضح ہو کہ میں بڑی کبریائی والا اور سب سے بلند مرتبہ ہوں۔ کوئی تعریف میرا حق ادا نہیں کر سکتی اور نہ کوئی آقا و غلام میری معرفت حاصل کر سکتا ہے۔

تیرا پتہ نہ پائیں لاچار کیا کریں:

صفاتِ الوہیت دریافت و ادراک سے پاک اور شراکتِ منزلت سے منزہ ہیں تُو کچھ نہیں تُو میں ہی ہوں اور میں بھی میں ہی ہوں۔ اپنے آپ میں مجھے تلاش نہ کرو مشکل ہوگی اور نہ اپنے خارج میں میری تلاش کر کے سرگرداں و متحیر بنو میری جستجو ترک بھی نہ کرو ورنہ بدبختوں میں ہو جاؤ گے۔ مجھے تلاش اور

طلب کرتے رہو کہ تمہیں میرا لقا نصیب ہو اور ترقی کر سکو۔ مگر اپنی طلب میں دائرۂ ادب کے اندر رہو اور طلب کے آغاز میں اپنے مذہب (اسلام) پر قائم رہو' اپنے آپ اور مجھ میں امتیاز رکھو' اس لیے کہ تم مجھے نہیں دیکھ سکو گے اپنے آپ کو ہی دیکھو گے' صفتِ اشتراک میں کھڑے رہو ورنہ بندہ رہو اور کہو کہ ''دریافت کی دریافت سے عاجز ہو جانا ہی دریافت ہے'' اس سے تم عتیق (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) سے مل جاؤ گے اور صدیقیت کے بلند مرتبہ کو حاصل کر لو گے۔

نازونیاز:

پھر مجھے فرمایا کہ میرے حضور سے نکل جاؤ تمہارے جیسا آدمی ہمارے حضور کے لائق نہیں ہے۔ میں ایک دھتکارے ہوا انسان کی طرح وہاں سے نکلا تو حاضرین میں سے ایک کی چیخ نکلی۔ پھر ارشاد ہوا:

ذَرۡنِیۡ وَمَنۡ خَلَقۡتُ وَحِیۡدًا ۙ

''اسے مجھ پر چھوڑ جسے میں نے اکیلا پیدا کیا''۔ [مدثر : ۱۱]

پھر فرمایا اسے واپس لاؤ' مجھے لوٹایا گیا اور ایک ہی لمحے کے اندر میں حضورِ بارگاہ میں حاضر تھا یوں معلوم ہوا گویا میں اس کے شہودِ فرش سے ہلا ہی نہیں تھا اور نہ اس کے حضور وجود سے الگ ہوا تھا۔

پھر فرمایا وہ شخص کیونکر میرے حریم حضور میں داخل ہو سکتا ہے جو اس خدمت کے لائق ہی نہیں اگر تمہارے پاس وہ عزت وسعادت نہ ہوتی جو خدمت کا تقاضا کرتی ہے تو میں تجھے اپنے حضور میں کبھی قبول نہ کرتا اور تمہیں پہلی نگاہ میں ہی پھینک دیتا' اب تم میری بارگاہ حضور میں ہو' میں نے اس بارے میں